Chapter 39 سورة الزّمر Crowed of groups

آیات 75

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ①

1- یہ کتاب (یعنی یہ قرآن) اس اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو لامحدود قوتوں کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ؕ②

2- (اے رسولؐ) اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھنا کہ ہم نے یہ کتاب یعنی یہ ضابطۂ حیات جو تمہاری طرف نازل کیا ہے تو یہ ناقابلِ انکار حقائق پر مبنی ہے۔ لہٰذا، اس دین کے لئے یعنی اس نظامِ زندگی کو نافذ کرنے کے لئے تم پورے خلوص کے ساتھ اللہ کے احکام وقوانین کی پیروی کرو۔

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ③

3- پورے ہوش وحواس سے سن رکھو! کہ ہر کھوٹ اور میل سے الگ صاف وخالص دین یعنی نظامِ زندگی اللہ کے لئے اختیار کرو۔ اور جو لوگ اس کے علاوہ اپنے ولی بنا لیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم ان کی غلامی واطاعت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ انہیں اللہ کی قربت حاصل کرنے میں مددگار رہوں گے تو بلاشبہ اللہ ان کے درمیان ان (باتوں) کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہ رکھنا کہ اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور کفر کرنے والا ہو۔

(**نوٹ**: یہ آیت 39/3 ایسے لوگوں کو واضح آگاہی فراہم کرتی ہے جو اولیاء کے بارے میں ایسے عقائد رکھتے ہیں جو اِس آیت کے خلاف ہیں۔ لہٰذا، اس سلسلے میں انہیں اپنے عقائد کی درستگی اِس آیت کے مطابق کر لینی چاہیے)۔

لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ ہُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ④

4- (اللہ تک پہنچنے کے لئے انسانی وسیلہ کے غلط عقیدہ نے یہ خیال پیدا کر دیا کہ اللہ کی اولاد بھی ہے۔ چنانچہ عیسائیوں نے

اسی وجہ سے مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا تصور کر لیا)۔ حالانکہ اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانے کا ارادہ کر لیتا (تو اسے اس تکلف کی کیا ضرورت تھی کہ اسے کسی عورت کے بطن سے پیدا کرتا یا) وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا (براہِ راست) اپنا بیٹا چن لیتا۔ لیکن اللہ اس سے بہت بلند ہے (کہ اسے اولاد کی ضرورت ہو)۔ وہ اللہ تو یکتا ہے اور تمام قوتوں کا مالک ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤

5-اس نے آسمانوں اور زمین کو یعنی ساری کائنات کو ٹھیک ٹھیک انداز سے (پورے حسن و توازن کے ساتھ) تخلیق کر رکھا ہے۔ (اس نے زمین کو اس کے اپنے مدار میں تیز ترین تیرتے ہوئے سرگرمِ عمل رہنے کو اس انداز سے متعین کر رکھا ہے کہ) وہ رات کو دن کے اوپر لپیٹتا جاتا ہے اور دن کو رات کے اوپر۔ اس نے سورج اور چاند کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ (ان اجرامِ فلکی میں سے) ہر ایک، ایک مدتِ مقررہ تک اپنے اپنے راستے پر چلا جا رہا ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ (یہ سب کچھ اس اللہ کے قوانین کے مطابق ہو رہا ہے) جو لامحدود قوتوں کا مالک ہے اور ہر شے کی حفاظت کا سامان رکھتا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥

6-(یاد رکھو! اے نوعِ انسان) اس نے تمہیں ایک ہی طرح کے نفس سے تخلیق کیا۔ پھر اس نے اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر اس نے تمہارے لئے آٹھ طرح کے جانور نازل کیے۔ (اور اس پر بھی غور کرو کہ) وہ تمہیں ماؤں کے باطن میں تخلیق کرتا ہے (اس طرح کہ) ایک تخلیقی مرحلہ سے اگلے تخلیقی مرحلہ میں جو کہ تین تاریکیوں میں (ہوتا ہوا تکمیل پذیر ہوتا ہے)۔ یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا رب ہے یعنی جو تمہاری نشو و نما کر رہا ہے۔ لہٰذا، تمام اقتدار و اختیار اسی کا ہے اور اس کے سوا کوئی ایسا نہیں جو پرستش و اطاعت کے قابل ہو۔ لیکن (اس کے احکام و قوانین سے منہ موڑ کر) تم کس طرف پھرے چلے جا رہے ہو۔

(نوٹ: اس آیت 39/6 میں نفسِ واحدہ کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ اس پر تفصیلی نوٹ آیت 15/29 میں دے دیا گیا ہے۔ مگر اسی حوالے سے اسی آیت میں ماؤں کے رحموں کی بجائے ماؤں کے باطن کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کیونکہ انسان کو نفس عطا کیا گیا ہے یعنی انسان کے اندر کا انسان یعنی انسان کی شخصیت۔ چنانچہ پیدا ہونے والا انسان صرف پیدا ہی نہیں ہوتا بلکہ ماں کے باطن سے اپنی شخصیت کی نشو و نما بھی حاصل کرتا ہے جس میں صرف جبلتیں ہی نہیں بلکہ انسانی خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔ اسی آیت 39/6 میں آٹھ طرز کے جانوروں کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ محققین نے

قرآن کے سیاق وسباق کے پیشِ نظر جن آٹھ انعام یعنی جانوروں کے نام گنے ہیں جنہیں عمومی طور پر انسان گھریلو زندگی میں اپنے استعمال میں لاتا رہا اور جو غیر گوشت خور تھے تو ان میں، بھینس، گائے، بکری، بھیڑ، گھوڑا، گدھا، خچر، اونٹ شامل ہیں)۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

7-(ان سب حقائق و دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے، عقل وبصیرت کا تقاضا تو یہی ہونا چاہیے کہ تم اللہ کے احکام وقوانین کی ہی اطاعت کرو)۔لیکن اگر تم ان کی اطاعت کرنے اور ان کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کردو گے تو تمہارے اس ماننے یا نہ ماننے کا اللہ محتاج نہیں ہے۔اور وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے اس کے احکام وقوانین کو اختیار کرنے سے انکار کردیں (کیونکہ یہ تو انہیں تباہیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے نازل کئے گئے ہیں)۔اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے (یعنی بجائے ان کا انکار کرنے کے، ان کو اپناؤ، ان کی قدر کرو، اور شکر کرو)۔اور (یاد رکھو کہ) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (یعنی ہر شخص اپنے اعمال کے نتائج خود بھگتے گا)۔اور یہ بھی ہے کہ تم واپس اپنے رب ہی کی طرف چلے جارہے ہو پھر وہ تمہیں بتلا دے گا کہ تم کیا کیا عمل کرتے رہے ہو۔(نہ صرف یہ بلکہ) یہ حقیقت ہے کہ وہ تمہارے جذبات واحساسات میں ابھرنے والے تاثرات تک کا بھی علم رکھتا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧

8-لیکن انسان (کی حالت عجیب ہے) جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارنے لگتا ہے اور اس کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے آسائش وفراوانی عطا کر دیتا ہے، تو وہ اس سے پہلے اس کی جانب کی گئی اپنی (گریہ وزاری کو) بھول جاتا ہے جس کے ساتھ وہ اللہ کو پکارتا تھا۔اور (کہنے لگتا ہے کہ میری یہ مصیبت تو فلاں فلاں کی وجہ سے دُور ہوئی یعنی) وہ دوسروں کو اللہ کا شریک بنا لیتا ہے۔اور اس طرح (وہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے) اور دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے بھٹکا دیتا ہے۔(لہٰذا، اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ تم اللہ کے احکام وقوانین سے انکار کر کے جس قدر مفاد حاصل کرنا چاہتے ہو کچھ وقت کے لئے حاصل کرلو۔مگر یہ حقیقت ہے کہ تم ان میں شامل کر لیے جاؤ گے جنہیں دوزخ کی آگ میں جانا ہے۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨

ع 1 9 15

9-بہر حال (ایک شخص وہ ہے جو اس قسم کے انکار پر مبنی زندگی بسر کرتا ہے۔اس کے برعکس، دوسرا شخص) وہ ہے جو اللہ کے احکام و

قوانین کی پوری پوری اطاعت کرنے والا ہے۔ (دن کی مصروفیات میں تو ایک طرف) وہ رات کی گھڑیوں میں بھی سجدہ ریز ہو کر اور کھڑے رہ کر (اللہ ہی سے چمٹے رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور) آخرت سے ڈرتا رہتا ہے۔ اور اپنے رب سے قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کی امید لگائے رکھتا ہے۔ (لہٰذا، اب ان سے) پوچھو کہ کیا (یہ دونوں اشخاص ایک جیسے ہو سکتے ہیں) اور کیا (حقیقتوں کو) جاننے والے اور نہ جاننے والے ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ لیکن آگاہی سے صرف وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عقل و دانش والے ہوتے ہیں۔

قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ‌ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ‏ ﴿۱۰﴾

10-ان سے کہو (کہ اللہ کہتا ہے کہ) اے میرے وہ بندو جنہوں نے نازل کردہ احکام و قوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر لیا ہے تو تباہیوں سے بچنے کے لئے اپنے رب کے انہی احکام و قوانین سے چمٹے رہو۔ کیونکہ جو لوگ ان کے مطابق اس دنیا میں حسن و توازن پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تو وہ حسین خوشگواریاں حاصل کر لیتے ہیں۔ (اگر اس کے لئے کوئی خطۂ زمین راس نہیں آتا، تو کسی دوسری جگہ سازگار فضا تلاش کر لو، کیونکہ) اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے۔ (یوں ہی ہمت نہ ہار جاؤ۔ استقامت سے کام لو) کیونکہ ثابت قدم رہنے والوں کو اس قدر صلہ دیا جائے گا جس کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔

قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ۙ‏ ﴿۱۱﴾

11-(اے رسولؐ! انہیں) بتلا دو! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف اللہ کی غلامی و اطاعت اختیار کروں اور دینِ خالص یعنی ہر میل اور کھوٹ سے الگ صاف و خالص نظامِ زندگی اسی کے لئے اختیار کروں۔

وَاُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ‏ ﴿۱۲﴾

12-اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے (کہ نازل کردہ جو پیغام میں نوعِ انسان کو دے رہا ہوں تو) اس کے لئے جو سرِ تسلیم خم کریں تو ان میں سب سے پہلے اس کی مکمل اطاعت کرنے والا فرماں بردار میں خود بن جاؤں۔

قُلۡ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ‏ ﴿۱۳﴾

13-(اور یہ بھی) آگاہی دے دو! کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں گا تو مجھے اس عظیم دن کا عذاب (اپنی گرفت میں لے لے گا یعنی اللہ کا قانون کسی کی ذرہ برابر رعایت نہیں کرتا)۔

قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ۙ‏ ﴿۱۴﴾

14-(اسی لئے) کہہ دو! کہ میں صرف اللہ کی غلامی و اطاعت کرتا ہوں جس کے نظامِ زندگی کو میں نے ہر کھوٹ اور میل سے الگ کر کے شفاف و خالص طور پر اختیار کر رکھا ہے۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾

15-لہٰذا (میں اعلان کرتا ہوں کہ میرا مسلک تو یہ ہے)۔ تم اگر اللہ کے سوا کسی اور کی غلامی و اطاعت کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو۔ کہہ دو! کہ اس طرح تم بلا شبہ ان میں شامل ہو جاؤ گے جو نقصان اٹھانے والے ہیں اور جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو قیامت کے دن نقصان میں مبتلا کر لیا۔ خبردار ہو جاؤ! کہ یہ ایسا نقصان ہے جو اس قدر واضح ہے (کہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں)۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾

16-(اس نقصان زدہ زندگی کی صورت یوں ہوگی) کہ ان کے اوپر سے (اس قدر آگ کے شعلے برسیں گے کہ جیسے) آگ کے سائبان ہیں اور ان کے نیچے سے بھی آگ کے سائبان کی سی (یہی حالت ہوگی)۔ یہ ہے (وہ عذاب) جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (تاکہ وہ اس سے محفوظ ہو جائیں۔ اور حکم دیتا ہے کہ) اے میرے بندو! تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو میرے احکام و قوانین سے چمٹ جاؤ۔

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾

17-اور جو لوگ اُن احکام و قوانین کی اطاعت کرنے سے بچتے رہے جو سرکشوں نے اللہ کے احکام و قوانین کے خلاف اختیار کر رکھے ہیں، اور انہوں نے اللہ ہی کی طرف رجوع کیے رکھا تو ان کے لئے خوشخبری ہے (کہ وہ اطمینان بھری مسرتوں سے نوازے جائیں گے)۔ لہٰذا یہ خوشخبری میرے ان اطاعت گزاروں کے لئے بھی ہے؛

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

18-جو بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اس کے بہترین پہلو کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ نے درست منزل کی طرف رہنمائی کر رکھی ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل و بصیرت والے ہیں۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾

19-(اور جو شخص اس آگاہی کے خلاف راستوں کو اختیار کر لیتا ہے، تو پھر) جب ایسے شخص پر عذاب کی بات سچ ثابت ہو گئی تو کیا تم اسے اس آگ میں سے بچا سکو گے (جس کا اسے نتائج کے لحاظ سے سامنا کرنا پڑے گا)۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

20- لیکن جولوگ تباہیوں سے بچنے کے لئے اپنے رب کے احکام وقوانین سے چمٹے رہے توان کے لئے بلند عمارتیں ہیں جن کے اوپر اور بنی بنائی بلند منزلیں ہیں جن کے نیچے بہتی ہوئی ندیاں ہوگی (جن کی وجہ سے ان کو میسر شادابیوں میں کبھی کمی اور افسردگی نہیں آئے گی)۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع 2/12/16

21- (اللہ کے قوانین جاننے کے لئے) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے پھر زمین میں اس کے چشمے رواں کر دیتا ہے۔ پھر اس (پانی) سے وہ مختلف رنگوں کی کھیتیاں نکال لاتا ہے۔ پھر (فصلیں پک کر) خشک ہوجاتی ہیں۔ پھر تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ (سوکھ کر) زرد ہو جاتی ہیں۔ پھر اللہ انہیں چُوراچُورا کر دیتا ہے۔ (اس طرح اناج الگ ہوجاتا ہے اور بھُوسہ الگ ہوجاتا ہے۔ بہرحال) حقیقت یہ ہے کہ اس سبق آموز آگاہی میں عقل وبصیرت رکھنے والوں کے لئے (سوچنے اور سمجھنے کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں)۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

22- (چنانچہ ان امور پر غور کرنے سے انسان کا دل، اللہ کے احکام وقوانین کو قبول کرنے کے لئے کھل جاتا ہے)۔ لہٰذا، اللہ جس کا صدر یعنی جذبہ واحساس وعقل اسلام کے لئے کھول دے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نُور پر ہے (جس کی رہنمائی میں چلتا ہوا وہ ایسی منزل پر پہنچ جائے گا جو اطمینان بھری مسرتوں سے لبریز ہوگی)۔ (ان کے برعکس) تباہی ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کی آگاہی (کے فیض) سے (محروم ہوکر) سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

23- (اور یاد رکھو کہ) اللہ نے حسن وتوازن پر مبنی کلام نازل کیا ہے جو ایک کتاب ہے یعنی ایک ضابطۂ حیات ہے جس کی ہر ایک شق دوسری سے ملتی ہے (کہیں کوئی اختلاف اور تضاد نہیں اور باتوں کو) بار بار دہرایا گیا ہے (تاکہ مطالب شفاف طور پر واضح ہو جائیں۔ اس طرح یہ کتاب اپنی تفسیر آپ کر دیتی ہے۔ 15/87, 25/33)۔ چنانچہ جو لوگ اپنے رب

سے ڈرتے ہیں (وہ جب اس کلام کو سنتے ہیں) تو ان کی جلدوں پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں (یعنی ان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے)۔ اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کی باتوں کی طرف لگے رہتے ہیں (یعنی وہ اللہ کے احکام و قوانین کی اطاعت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں)۔ چنانچہ یہ ہے اللہ کی ہدایت اور جسے وہ مناسب سمجھتا ہے اسے ہدایت یافتہ کر دیتا ہے۔ اور اللہ جسے گمراہ کر دیتا ہے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہو سکتا (کیونکہ اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو اللہ کی آیات کو تسلیم نہیں کرتے تو اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا، 16/104 اور اللہ کسی کو اسی طرف پھیرے رکھتا ہے جدھر کو وہ پھر گیا ہو، 4/115)۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۲۴

24- لہٰذا، کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اس بُرے عذاب کو اپنے چہرے سے روک رہا ہو گا (ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس نے اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزار کر اپنے آپ کو عذاب سے بچا لیا ہو گا)۔ چنانچہ ظالموں سے یعنی جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کرتے رہے ان سے کہہ دیا جائے گا کہ اب چکھو مزہ اس کمائی کا جو تم کرتے رہے ہو۔

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۵

25- اِن سے پہلے بھی جن لوگوں نے (اللہ کے احکام و قوانین) کو جھٹلایا تھا تو ان پر تباہی ان راستوں سے آئی جو ان کے شعور میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۶

26- پھر اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا مزہ چکھایا۔ اور آخرت میں تو وہ ایک بڑے عذاب کی گرفت میں آئے۔ کتنا اچھا ہوتا! کہ وہ (جھٹلانے کی بجائے) سمجھ جاتے (اور اللہ کے احکام و قوانین پر عمل کرنے لگ جاتے)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ۚ

27- اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے انسانوں (کی آگاہی کے لئے) قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے تا کہ وہ سبق آموز آگاہی حاصل کریں (اور تباہیوں سے بچ جائیں)۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۲۸

28- (اسی مقصد کے لئے یہ) قرآن صاف اور غیر مبہم زبان میں ہے۔ اس میں کسی قسم کا پیچ و خم نہیں تا کہ یہ لوگ (اسے سمجھ کر) زندگی کے خطرات سے بچ کر چلیں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًاؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ﴿۲۹﴾

29-(بہرحال، ایک اللہ کے احکام وقوانین کی اطاعت سے کس قدر سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لئے) اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے۔(وہ یہ ہے کہ) ایک شخص بہت سے لوگوں کا مشترکہ (ملازم) ہے جو آپس میں بداخلاق بھی ہیں اور جھگڑالو بھی ہیں۔ (ذرا سوچو کہ ایسے آقاؤں کی ملازمت میں اس شخص کی کیا حالت ہوگی) اور (اس کے برعکس) ایک شخص وہ ہے جو صرف ایک ہی آدمی کا (ملازم) ہے۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہوگی؟ (کبھی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا، بہت سی قوتوں کی اطاعت کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ صرف ایک اللہ کے احکام وقوانین کی مکمل اطاعت اختیار کر لی جائے، کیونکہ) ساری تحسین وستائش اللہ کی عظمتوں کے اعتراف میں ہے لیکن ان میں سے اکثر ایسے ہیں (جو اس حقیقت کو) سمجھتے ہی نہیں (اور انہوں نے اپنے کئی آقا بنا رکھے ہیں)۔

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ﴿۳۰﴾

30-(بہرحال، اے رسولؐ! ان لوگوں سے جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں) حقیقت یہ ہے کہ تم نے بھی مرنا ہے اور بلاشبہ انہوں نے بھی مرنا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴿۳۱﴾ع

30-(بہرحال) —

31-(چنانچہ ان سے کہہ دو کہ) پھر بلاشبہ قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس آپس میں جھگڑا کروگے (کہ تم میں سے کون ایک دوسرے کی گمراہی کا سبب بنتا رہا، 38/59-64)۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ﴿۳۲﴾

32-(اور) پھر (وہاں یہ حقیقت سامنے آجائے گی کہ) اس شخص سے زیادہ ظالم کوئی نہ تھا جس نے اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر اسے اللہ کی طرف منسوب کردیا۔ اور (نہ ہی اس سے زیادہ ظالم کوئی اور ہوگا) کہ اس کے سامنے سچائی آگئی مگر اس نے اُسے جھٹلا دیا۔ (اب خود ہی سوچو کہ) وہ جو کافر ہیں یعنی جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں سے انکار کرتے ہیں تو کیا اُن کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟

وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴿۳۳﴾

33-اور (اس کے برعکس) جس شخص نے سچائی کو پیش کیا اور جس نے اُس سچائی کی تصدیق کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو غلط راہ کو اختیار کرنے سے بچ جاتے ہیں اور اُس کے تباہ کُن نتائج سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿ۚۖ۳۴﴾

34- وہ جو کچھ چاہیں گے انہیں اپنے رب کے پاس میسر آئے گا۔ یہ صِلہ ایسے لوگوں کے لئے ہے جو (حقیقی ضرورت مندوں کو) عدل سے بڑھ کر اُن کی ضرورت کے مطابق دیتے رہے اور زندگی میں حُسن وتوازن قائم کرنے کی تگ ودو کرتے رہے (المحسنین)۔

لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا وَیَجۡزِیَهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ الَّذِیۡ كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

35- (یہ ہے ایسے لوگوں کے حُسنِ عمل کی جزا) تا کہ جو بُرے اعمال اُن سے سرزد ہوگئے تھے اللہ ان کی بُرائی دُور کرے۔ اور (ان کے بدلے میں) انہیں ان کے اُن بہترین وحسین کاموں کا صلہ عطا کردے جو وہ کرتے رہے۔

اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ ؕ وَیُخَوِّفُوۡنَكَ بِالَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿ۚ۳۶﴾

36- (لہٰذا، اے نوعِ انسان، اب تم خود ہی سوچو کہ) کیا اللہ (اپنے بندوں) کے لئے کافی نہیں ہے (جو انہیں اِس قدر رعائتیں عطا کرنے والا ہے)۔ اور وہ لوگ تمہیں اُن سے ڈراتے ہیں جو انہوں نے (اللہ) کے علاوہ (اپنے معبود بنا رکھے ہیں)۔ بہرحال، (اس قدر شفاف آگاہی کے بعد بھی اگر کوئی سچائی تسلیم نہیں کرتا تو پھر اس کے بعد) جس کو اللہ گمراہ کردے تو اُسے کوئی راستہ نہیں دِکھا سکتا (اور اللہ انہیں گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہوتے ہیں یعنی جو اللہ کی نشوونما دینے والی حفاظتوں سے نکل جاتے ہیں، 2/26)۔

وَمَنۡ یَّهۡدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِعَزِیۡزٍ ذِی انۡتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

37- اور اللہ جس کی صحیح راستے کی جانب رہنمائی کردے تو اسے کوئی غلط راستے پر نہیں ڈال سکتا (کیونکہ یہ لوگ عقل و بصیرت سے کام لے کر اپنے مفادات سے بلند ہو جاتے ہیں اور سچائی کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ اب خود ہی سوچو کہ) وہ اللہ جو اس قدر غالب اور قوتوں والا ہے تو کیا وہ (سرکشوں سے) انتقام نہیں لے سکتا۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكٰتُ رَحۡمَتِهٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیۡهِ یَتَوَكَّلُ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾

38- کیونکہ اگر تم اِن سے پوچھو! کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے تخلیق کیا ہے تو وہ اتنا ضرور کہیں گے کہ اللہ نے (انہیں تخلیق کر رکھا ہے)۔ اِن سے کہو! کہ کیا تم غور نہیں کرتے ہو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر جن سے دعائیں کرتے ہو تو وہ اللہ اگر مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ سب مل کر اس تکلیف کو دُور کر سکتے ہیں؟ اور اگر وہ کمال کی جانب میری قدم بہ قدم

مددورہنمائی کرنا چاہے تو کیا وہ سب مل کر اُس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ اُن سے کہو(کہ جب اصل حقیقت ہی یہ ہے تو پھر) میرے لئے اللہ ہی کافی ہے چنانچہ بھروسہ کرنے والے اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۹﴾

39-(لہٰذا، اے رسولؐ) ان سے کہہ دو! کہ اے میری قوم! (یہ دیکھنے کے لئے کہ نتائج کس کے حق میں نکلتے ہیں) تم اپنی جگہ اپنے کام کیے جاؤ اور بلاشبہ میں اپنی جگہ عمل کیے جا رہا ہوں۔ مگر زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ تمہیں علم ہو جائے گا؛

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

40- کہ کون ہے جس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل وخوار کر کے رکھ دے گا اور وہ اُس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب بن کر اُترے گا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع 4 10 1

41-(بہرحال) اس میں کوئی شک وشبہ نہ رکھنا کہ ہم نے یہ ضابطۂ زندگی جو تم پر نوعِ انساں کی (رہنمائی) کے لئے نازل کیا ہے (تو اس کا دعویٰ) حقیقت پر مبنی ہے۔ لیکن جو شخص اس کی رہنمائی کے مطابق زندگی بسر کرے گا (تو اس کا فائدہ) خود اُسی کو ہو گا۔ اور جو (اس رہنمائی سے منہ موڑ کر) غلط راستے پر چل نکلے گا تو اس گمراہی کا (نقصان بھی) سوائے اس کے نہیں کہ اسے خود ہی (اٹھانا پڑے گا)۔ اور تمہیں اُن پر نگہبان مقرر نہیں کیا گیا (کہ انہیں زبردستی سیدھی راہ پر چلاؤ)۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

42-(کیونکہ ہر ایک کو اپنے آپ کا حساب دینا ہے، 39/7۔ اور یہی ''اپنا آپ'' جو انسان کے اندر اور باہر یعنی ظاہر وباطن انسانی ذات کہلاتا ہے، وہی انسانی نفس ہے۔ چنانچہ جب) ہر نفس کی زندگی کے دن پورے ہو جاتے ہیں تو اس وقت اللہ اس پر موت طاری کر دیتا ہے (یعنی اس کی زندگی کی تمام حرکات وسکنات روک دیتا ہے۔ اور نیند بھی چونکہ رُکنے کی سی حالت ہوتی ہے) اس لئے جن پر اُن کی نیند میں موت طاری نہیں ہوتی (تو وہ پھر واپس زندگی کی حالت میں آ جاتے ہیں۔ مگر) جن پر موت کا حکم صادر ہو چکا ہوتا ہے (تو اللہ) انہیں روک لیتا ہے (اور وہ زندگی کی حالت میں واپس نہیں آ سکتے) اور دوسروں کو وہ ایک وقتِ مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے (تاکہ سنورنے والے سنور جائیں)۔ لیکن یہ حقیقت

ہے کہ (زندگی اور موت کی اس حقیقت میں) اُس قوم کے لئے جو غور وفکر کرنے والی ہے، ایسی نشانیاں ہیں (جو انہیں غلط راستوں سے بچا کر بلند مقامات حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں)۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

43-(ایسی شفاف آگاہی کی روشنی میں سوچو کہ جن لوگوں کی جہالت کا اور وہموں کا یہ عالم ہو) کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر (خود ہی کئی) سفارشی بنا لیتے ہوں (اور سمجھتے ہوں کہ اعمال کی جوابدہی میں) وہ اُن کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور مددگار ہوں گے حالانکہ (اے رسولؐ) ان کو بتلا دو! کہ نہ ہی تو ان کو کسی قسم کا اختیار حاصل ہے اور نہ ہی وہ عقل وخرد کے مالک ہیں (اس لئے ایسے وہموں کے مارے ہوئے لوگوں کو کس طرح صاحبِ فکر وشعور کہا جا سکتا ہے)۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

44- کہہ دو! کہ ساری کی ساری شفاعت کا مالک صرف اللہ ہے (یعنی مشکلات اور مصیبتوں میں جو انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اُس کے کام آ سکتا ہے وہ صرف اللہ ہے) کیونکہ آسمانوں اور زمین کا مکمل اختیار واقتدار صرف اسی کے لئے ہے۔ اور پھر تم لوٹ کر واپس اُسی کی طرف چلے جا رہے ہو (اِس لئے اُسی کو اپنا مددگار تسلیم کرو)۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

45-اور وہ لوگ جو آخرت کی زندگی (کہ جب اعمال کی جوابدہی ہو گی، 38/26) پر ایمان نہیں رکھتے تو جب اُن کے سامنے یہ ذِکر کیا جاتا ہے کہ (تمام اقتدار واختیار کا مالک صرف) ایک اللہ ہے تو انہیں یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے۔ لیکن جب ان کے سامنے اُن کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں وہ اللہ کے سوا (اپنا کارساز سمجھتے ہیں) تو وہ یکایک خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

46-(مگر اے رسولؐ، مخالفت کرنے والوں کی مخالفت اور نفرت کے باوجود تم اپنی اس) پکار (کو دہراتے چلے جاؤ کہ) اے اللہ! تو وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو، اِن سے پہلے والی موجود حالت کو پھاڑ کر، انہیں وجود پذیر کیا اور تجھے ظاہر اور غائب سب کا علم ہے اور جن باتوں میں تیرے بندے اختلاف کرتے ہیں تو تُو اُن کے درمیان ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے (کیونکہ انسانوں کا علم محدود ہوتا ہے اور تیرا علم لامحدود ہے)۔

(نوٹ: کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے کیسی اور کونسی حالت طاری تھی جسے پھاڑ کر اس کائنات کو وجود پذیر کیا گیا یہ سب کچھ عقل انسانی سے باہر ہے کیونکہ وہ حالت مادے اور وقت سے ماورا کوئی حالت ہوگی کیونکہ وقت اور مادے کی تخلیق ہی کائنات کی تخلیق ہے یعنی کائنات کا دوسرا نام ہے۔ وقت اور مادے سے منسلک جو بھی حقائق ظاہر ہوئے یا ظاہر ہوتے رہیں گے تو وہ اُتنا ہی علم ہوگا جتنا علم انسان کے لئے اللہ مناسب سمجھے گا)۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

47- بہر حال (تم اپنی اس دعوت کو عام کرتے جاؤ اور اِس کی فکر نہ کرو کہ مخالفت کرنے والوں کا رویہ کیا ہوگا۔ لیکن جب اعمال کی جوابدہی ہوگی تو اُس وقت) وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہوگا (وہ عذاب سے بچنے کے لئے) جو کچھ زمین میں ہے وہ سب کا سب بلکہ اِس کے ساتھ اتنا ہی اور اگر بطور فدیہ دینا چاہیں گے تو تب بھی قیامت کے دن کے اُس بُرے عذاب سے (چھٹکارہ حاصل نہیں کرسکیں گے)۔ وہاں اللہ کی طرف سے وہ کچھ ان کے سامنے آئے گا جس کا انہوں نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا ہوگا۔

وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

48- اور اُن کے اپنے کاموں کی بُرائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی جو کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اور (جس عذاب کا) وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، وہ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گا۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

49- (نازل کردہ سچائیوں کا مذاق اڑانے والوں کی حالت تو یہ ہے کہ) پھر جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے اور جب ہم اذیت سے نجات دے کر اپنی طرف سے آسودگی و سرفرازی عطا کردیتے ہیں (نعمة) تو کہنے لگ جاتا ہے! کہ یہ تو مجھے میرے علم و ہنر کی بناء پر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ اُس کی آزمائش تھی (کہ کیا وہ اللہ کی باتوں کو تسلیم کرتا ہے یا نہیں)۔ لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہی نہیں۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

50- (یہ کوئی نئی بات نہیں جو اِس وقت پہلی بار کہی گئی ہو) حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں وہ لوگ بھی کیا کرتے تھے جو اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں (کیونکہ ہر دور کے سرکش لوگ اللہ کے نازل کردہ نظام زندگی کے خلاف ایسی دلیلیں دیتے چلے آئے ہیں۔ لیکن جب ان کے اپنے غلط نظام کی تباہیاں ان کے سامنے آگئیں، 30/9) تو اُن کا کسب و ہُنر اُن سے

اُن کی (تباہیاں) دُور کرنے میں کام نہ آ سکا۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

51- لہٰذا، جو بُرائیاں انہوں نے کمائی تھیں (ان کے تباہ کن نتائج) اُن تک پہنچ کر رہیں گے۔ اور وہ لوگ جو ظالم ہیں یعنی جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا انہیں جھٹلا کر زیادتی و بے انصافی کرتے رہے تو اِن کی کی گئی بُرائیوں (کے نتائج تو) زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ آ پہنچیں گے کیونکہ وہ اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے۔

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع 5 11 2

52- بلکہ (یہ اللہ کو کسی حوالے سے بھی عاجز نہیں کر سکتے البتہ وہ جب چاہے ان سب کو عاجز کر سکتا ہے، کیونکہ) کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اُس کے لئے زندگی کی نشو ونما کا سامان کشادہ کر دیتا ہے (اور جس کے لئے مناسب نہیں سمجھتا، تو) اس کے لئے نپا تلا کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں بھی ایسی قوم کے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اِس صداقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

(نوٹ: اللہ نے بعض کو بعض کے مقابلہ میں زیادہ بلند درجات عطا کیے ہیں تا کہ جو کچھ عطا کر رکھا ہے اُس میں آزمائش ہو، 6/165 کہ کیا وہ حقیقی ضرورت مندوں کے لئے رزق کھلا رکھتے ہیں، 2/177، 9/60)۔

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

53- (لہٰذا) جو لوگ اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھتے ہیں انہیں (ہماری طرف سے) کہہ دو! کہ اے میرے بندو! کمال تک لے جانے کے لئے قدم بہ قدم میسر آنے والی اللہ کی مدد و رہنمائی سے مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رکھنا (کہ جو غلط راہ سے واپس آ کر اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹ جاتے ہیں تو انہیں) اللہ سب گناہوں سے محفوظ کر کے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ کیونکہ بلاشبہ وہ ہی تباہیوں سے بچا کر حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اُنہیں اُن کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَاَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

54- لہٰذا، اپنے رب کی طرف رجوع کر لو اور اُس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہاری مدد کرنے والا کوئی نہ ہو (بہتر ہے اس میں دیر نہ کرو کیونکہ مہلت کا وقفہ کسی وقت بھی ختم ہو سکتا ہے)۔

وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

55-چنانچہ قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اس کی خبر تک نہ ہو، (اس ضابطۂ حیات) کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری جانب نازل کیا گیا ہے (اور پیروی یوں کرو کہ جب کوئی معاملہ تمہارے سامنے آئے تو یہ دیکھو کہ اُس پر اِس کے کون سے حکم کا) ٹھیک ٹھیک اطلاق ہوتا ہے (پھر اُس کے مطابق عمل کرو)۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

56-(اور ہم اس تنبیہہ کو بار بار اس لئے دہرا رہے ہیں، کہ اُس وقت نہ) کوئی یہ کہے! کہ کِس قدر افسوس ہے (مجھے اپنی) اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے حق میں کرتا رہا (اور اِس کی نازل کردہ صداقتوں کے متعلق صحیح اندازہ نہ لگا سکا) اور یہ کہ میں اُن میں شامل رہا جو اِن کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾

57-یا یہ کہے! کہ اگر مجھے اللہ کی طرف سے رہنمائی مل جاتی تو میں بھی اُن میں شامل ہوتا جو تباہیوں سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہتے تھے۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

58-یا جب وہ اُس عذاب کو دیکھے گا تو کہے گا! کہ کتنا اچھا ہو! اگر میرے لئے ایک مرتبہ پھر (زندگی کا دھارا پیچھے کو لوٹ جائے) تو میں اُن لوگوں میں شامل ہو جاؤں جو (حقیقی ضرورت مندوں کو) عدل سے بڑھ کر اُن کی ضرورت کے مطابق دینے والے اور دنیا میں حُسن وتوازن قائم رکھنے کی تگ ودو کرنے والے ہیں۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

59-(اور ہم اِس تنبیہہ کو اِس لئے بھی بار بار دہرا رہے ہیں کہ اُس وقت اُن سے کہا جا سکے کہ) ہاں! بلاشبہ تمہارے سامنے میرے احکام وقوانین پیش کیے جاتے رہے لیکن تم انہیں جھٹلاتے چلے گئے اور تم نے ان سے سرکشی برتی اور اُن کو ماننے سے انکار کرتے رہے۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾

60-اور قیامت کے دن تم دیکھو گے! کہ جو لوگ اللہ کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے تھے تو انہیں کس قدر (ذلت) اور روسیاہی کا سامنا کرنا پڑا۔ (لہٰذا، تمہارا کیا گمان ہے کہ) کیا اِن تکبر کرنے والے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہو گا؟ (یقیناً ہو گا)۔

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾

61-اور وہ لوگ جو تباہیوں سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہے تو انہیں وہ بڑی کامیابی وکامرانی کے ساتھ (اُس ذلت ورسوائی کے عذاب سے) محفوظ رکھے گا۔ نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین وافسردہ ہوں گے۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾

62-(اس لئے کہ) اللہ ہی تو ہر شے کی تخلیق کرنے والا ہے اور وہی ہر شے کا سہارا اور اُس کی دیکھ بھال کرنے والا ہے (وکیل)۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع 6 11 3

63-اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں یعنی تمام اختیارات واقتدارات اُس کے قبضے میں ہیں۔ لہٰذا، جن لوگوں نے اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا تو یہ وہی لوگ ہیں جو خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

64-(چنانچہ اے رسولؐ) اِن سے پوچھو! کہ کیا تم یہ کہتے ہو! کہ میں اس اللہ کی اطاعت چھوڑ کر اوروں کی اطاعت کر لوں؟ تم بڑے ہی جاہل ہو (جو مجھ سے ایسا مطالبہ کرتے ہو یا توقع رکھتے ہو)۔

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

65-اور حقیقت یہ ہے کہ تمہاری طرف اور اُن کی طرف جو (انبیاء) تم سے پہلے بھیجے گئے تھے تو یہ وحی کی گئی کہ (اے نوعِ انسان) اگر تم اللہ کے اختیار واقتدار میں کسی اور کو شریک کرو گے تو تمہارے اعمال برباد ہوجائیں گے اور تم اُن میں شامل ہوجاؤ گے جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

66-اِسی لئے صرف اللہ کی غلامی واطاعت اختیار کرلو اور اُن میں شامل ہوجاؤ جو (اللہ) کا شکر کرنے والے ہیں۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

67-اور (حقیقت تو یہ ہے) کہ اِن لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ اُس کی قدر کرنے کا حق تھا (یعنی انسان نے اللہ کو پیمانوں سے برتر مانا ہی نہیں حالانکہ وہ لامحدود پیمانوں سے بھی برتر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ یوں تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے ہی انسان شرک، مایوسی، لالچ اور خوف میں مبتلا رہتا ہے یعنی انسان نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی)۔ حالانکہ (اس کی

لامحدود قوتوں اور تسلط کا یہ عالم ہے کہ) قیامت کے دن (بھی) ساری کی ساری زمین اس کے قبضہ میں ہوگی اور تمام آسمان بھی اس کے دستِ راست میں لپٹے ہوئے ہوں گے (یعنی اُس دن آسمانوں کو اِس طرح لپیٹ دیا جائے گا جیسے لکھا ہوا کوئی کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے، 21/104۔ یعنی اللہ کا اقتدار واختیار ساری کائنات پر اس طرح ہے جس طرح وہ چاہتا ہے) اسی لئے اللہ اُس شرک سے بہت دُور اور بُلند ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸

68- اور (اس دن) جب صُور میں پھونک ماری جائے گی (یعنی بگل کی طرح کی ایک آواز طاری ہوجائے گی) تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہوگا وہ بے ہوش ہوجائے گا سوائے اس کے کہ جس کے متعلق اللہ یہ سمجھے گا (کہ اُسے بے ہوش نہیں ہونا چاہیے، تو وہ نہیں ہوگا)۔ پھر جب دوسری بار (صُور) میں پھونک ماری جائے گی (یعنی جب دوسری بار بگل کی سی آواز طاری ہوگی) تو یکایک سب دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۹

69- اور زمین اپنے رب کے نُور سے چمک اٹھے گی اور کِتاب (یعنی اعمال نامہ) رکھ دی جائے گا اور انبیاء اور گواہوں کو لایا جائے گا (جو یہ گواہی دیں گے کہ نوعِ انساں تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا گیا تھا) اور اُن کے درمیان فیصلے ٹھیک ٹھیک ہوں گے اور اُن پر کسی طرح کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ ع 7/7/4

70- اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا (صلہ) دیا جائے گا جو اُس نے کیے ہونگے۔ کیونکہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اللہ کو اُس کا مکمل علم ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۱

71- اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے احکام وقوانین سے انکار وسرکشی برتی ہوگی تو وہ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُس کے محافظ ان

سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول نہیں آئے تھے جو تم میں سے ہی تھے اور جو تمہارے سامنے اللہ کے احکام و قوانین پیش کرتے تھے۔ اور تم سے کہتے تھے کہ یاد رکھو! تمہیں ایک دن اپنے غلط اعمال کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ (اور جواب میں) وہ کہیں گے کہ ہاں (یہ سب کچھ ہوا تھا)۔ لیکن اللہ کی بات کہ جن لوگوں نے اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، اُن پر عذاب آ کر رہے گا یہ ایک ناقابلِ انکار سچائی بن کر سامنے آ جائے گی۔

قِيلَ ادْخُلُوٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾

72-اُن سے کہہ دیا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، جہاں تمہیں ہمیشہ رہنا پڑے گا۔ (اور اب خود دیکھ لو کہ) تکبر کرنے والوں کے لئے یہ ٹھکانہ کس قدر بُرا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَٰلِدِينَ ﴿٧٣﴾

73-اور (اِن کے برعکس) جو لوگ تباہی سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہے ہوں گے، تو انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اور اُن کے محافظ ان سے کہیں گے کہ تم پر ہر طرح کی سلامتی ہو، تم اس میں خوشگواریوں کی زندگی بسر کرو اور اِس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَٰمِلِينَ ﴿٧٤﴾

74-اور (وہ اپنے اعمال کے حسین نتائج کو دیکھ کر) پکار اُٹھیں گے کہ ساری کی ساری تحسین وآفرین اللہ کی عظمتوں کے اعتراف کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں سرزمینِ جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم اِس جنت میں جہاں چاہیں قیام کر لیں۔ لہٰذا، (درست) عمل کرنے والوں کے لئے یہ کس قدر نعمتوں بھرا اجر ہے۔

وَتَرَى الْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٧٥﴾

ع 8 5 5

75-اور تم دیکھو گے کہ عرش (یعنی وہ قوت جو ساری کائنات کو سہارا دیے ہوئے ہے) فرشتے اس کے گرد احاطہ کیے ہوں گے اور اپنے رب کی تحسین وآفرین کرتے ہوئے نہایت مستعدی سے سرگرمِ عمل ہوں گے۔ اور اُن کے (یعنی انسانوں کے) درمیان تمام فیصلے ٹھیک ٹھیک کر دیے جائیں گے۔ اور (اللہ کی شانِ کبریائی یوں آشکار ہوگی کہ ہر ایک) پکار اُٹھے گا کہ ساری تحسین وآفرین اللہ کی عظمتوں کے اعتراف کے لئے ہے جو سارے عالمین کی نشوونما کرنے والا ہے۔